بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۷ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ ہجرت۔ آج شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج حضور نے ۱۴ اصحاب کو سوا دو گھنٹہ شرف ملاقات بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں وانچارج صاحب بیعت اور ناظم صاحب تجارت بھی تھے۔ جنہیں حضور نے ان کے اداروں کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ آج حضور نے سوا گھنٹے تک تفسیر القرآن کا کام بھی کیا۔ اور مغرب کے بعد عشاء تک مجلس میں رونق افروز ہو کر حفاظت قرآن کریم پر تقریر فرمائی۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
- جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری شادیوال ضلع گجرات سے واپس آ گئے ہیں۔
- نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو مناظرہ کے لئے ڈیرہ اسمٰعیل خان بھیجا گیا ہے۔

مسیح موعود کا ذکر قرآن کریم میں

(از ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰ کی انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

اس کے پورے ہونے کے آثار ابھی سے شروع ہو چکے ہیں۔ اور جو لوگ تیسری صدی میں ہونگے۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ اس وقت اس جھوٹے عقیدہ کا کچھ نام و نشان بھی نہ پایا جائیگا۔ اور عجوبہ بات کے طور پر اس کا ذکر اس طرح کیا جائے گا۔ کہ ایک زمانہ میں بعض لوگوں میں ایسی جہالت پائی جاتی تھی۔ کہ وہ سمجھتے تھے حضرت عیسےٰ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور کسی وقت آسمان سے زمین پر نازل ہونگے۔ اور سننے والے اسے بڑے تعجب اور حیرت سے سنیں گے۔

آج جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہو کہ وہ لوگ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر نہ ماننے اور ان کے نزول کا انکار کرنے والے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو بالفاظ اخبار "زمزم" (۲ مئی) "نزول مسیح کے منکر ہیں نہ جسمانی نزول مانتے ہیں نہ روحانی۔ اور ان تمام احادیث سے یکسر منکر جو نزول مسیح پر دال ہیں" اور وہ علماء جو نزول مسیح کے عقیدہ کو ایمانیات میں داخل کرتے اور نجات کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ وہ یہ لکھ رہے ہیں کہ

"نزول مسیح اور دجال وغیرہ کے متعلق کوئی حدیث بھی متواتر نہیں ہے جو کچھ ہیں اخبار احاد ہیں جو اپنی جگہ غیر یقینی اور ظنی ہیں" تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تین صدیوں تک نوبت کہاں تک پہنچ جائے گی اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی صداقت میں کس کو شک و شبہ رہ جائیگا۔

"زمزم" نے ایک طرف تو نزول مسیح کے عقیدہ کی بنا کو غیر یقینی اور ظنی قرار دے کر اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف لکھا ہے

"ہم بھی نزول مسیح وغیرہ مسائل کے قائل ہیں مگر انہیں مدار نجات نہیں سمجھتے۔ اگر اس قسم کی چیزیں بھی نجات کے لئے ضروری ہوتیں۔ تو قرآن کریم کو اس معاملہ میں صاف صاف گفتگو کرنی چاہیئے تھی۔ مگر قرآن خاموش ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک یہ چیزیں مدار نجات نہیں ہیں۔"

قرآن کریم کے اصولی طرز کلام کو نظر انداز کر کے "صاف صاف گفتگو" کا مطالبہ کرنا اور پھر یہ فیصلہ صادر کر دینا کہ "قرآن خاموش ہے" نہایت افسوسناک ہے۔ کیا قرآن کریم نے نماز اور روزہ کے متعلق وہ سب باتیں بیان کر دی ہیں۔ جو ان ارکان کی ادائیگی کے لئے ضروری ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اسی اصل کی بناء پر ان کے مدار نجات ہونے کا بھی انکار کر دیا جائے گا۔ کہ "قرآن خاموش ہے۔"

اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں اجمالی اور تفصیلی طور پر امت محمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان موعود اور مرسل کے آنے کی بشارت کا کئی مقامات پر ذکر ہے اور احادیث میں اسی موعود کو مسیح موعود قرار دے کر اس کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ مسیح موعود کا ذکر قرآن میں نہیں۔ نہایت افسوسناک ہے۔

مثال کے طور پر ایک آیت پیش کی جاتی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ (سورہ جمعہ)

یعنی اللہ ہی ہے جس نے امی عربوں میں ان میں سے ہی رسول مبعوث فرمایا جو کہ ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب سکھاتا ہے۔ اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ لوگ قبل ازیں کھلی گمراہی میں تھے۔ آئندہ اللہ ہی آخرین میں اس رسول کو مبعوث کریگا۔ یا یہی رسول آخرین کی تعلیم و تربیت کرے گا۔ اور آخرین ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے۔ آئندہ زمانہ میں ملیں گے۔

ان آیات میں دو جماعتوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا تعلق بتایا گیا ہے (۱) امیین سے (۲) آخرین سے۔ بالفاظ دیگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتوں کا بیان ہے پہلی امیوں میں دوسری آخرین میں۔ سورہ واقعہ میں اسی لئے ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین آیا ہے۔ اور احادیث میں بھی اس الہام کی تشریح میں امام مہدی کی آمد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد قرار دیا گیا ہے۔

پس مسیح و مہدی کی آمد کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ہے۔ ادھر جب زمانہ پکار پکار کر مسیح کی ضرورت کا اظہار کر رہا ہے۔ تو پھر اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کو کوئی اہمیت نہ دینا دراصل اسلام سے اور خدا تعالیٰ سے تمسخر ہے۔ نعوذ باللہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ کی لطیف تشریح

۸؍ ماہ ہجرت مطابق ۸؍ مئی ۱۹۴۶ء

کل اس حدیث کے متعلق حضور نے مزید یہ فرمایا کہ

اب سوال یہ ہے کہ جب لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کا یہ مقام ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو کیوں روکا کہ یہ الفاظ دوسروں سے بیان نہ کریں۔ اور جب وہ نہ رکے تو انہیں مار کر روکا۔ اس کا ایک جواب تو یہی ہے کہ انہوں نے خیال کیا ہوگا۔ کہ یہ الفاظ تو میرے ہی متعلق تھے۔ میں نے سن لئے۔ تو بات ختم ہو گئی۔ اب کسی اور سے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ کمزور ایمان والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت حدیث العہد مسلمان تھے۔ اسلام نازل ہو رہا تھا۔ لوگ نئے نئے مسلمان ہوتے تھے۔ اس وقت اگر یہ اعلان عام کر دیا جاتا۔ کہ من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ۔ تو کئی لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی۔ وہ سمجھتے اعمال کی ضرورت ہی نہیں صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا کافی ہے۔ وہ اعمال چھوڑ دیتے۔ پھر ان کی وجہ سے بعد میں آنے والوں کو سخت ٹھوکر لگتی۔ کیونکہ جب صحابہ میں سے کوئی ایسا ہوتا جو اعمال ترک کر چکا ہوتا۔ تو بعد کے لوگوں کو اعمال کی ضرورت و اہمیت بتانا بہت مشکل ہو جاتا۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو روکا کہ عام لوگوں میں یہ بات بیان نہ کی جائے۔

اب رہ گئی یہ بات کہ بعد میں حضرت ابوہریرہ رضؓ نے یہ قول بیان کیوں کیا۔ اور امام بخاری نے اسے نقل کیوں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے تو اس لئے بیان کیا۔ کہ ٹھوکر صحابی کی غلطی سے لوگوں کو لگ سکتی تھی۔ بعد میں آنے والوں میں سے کسی کی ایسی حرکت سے کہ وہ اعمال ترک کر دیتا۔ امت مسلمہ کو ٹھوکر نہ لگ سکتی تھی۔ پس جب وہ زمانہ گذر گیا۔ جب کسی صحابی کو اس سے ٹھوکر لگ سکتی۔ اور وہ ٹھوکر امت مسلمہ کو غلطی میں مبتلا کر دیتی۔ تو حضرت ابوہریرہ رضؓ نے سنا دی۔ اور امام بخاری نے نقل کر دی۔

پس چاروں باتیں ٹھیک اور درست ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ من قال لا الٰہ الا اللہ یہ ٹھیک تھا۔ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو عام لوگوں میں اسے بیان کرنے سے روکا۔ یہ بھی ٹھیک تھا۔ (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرما دیا اچھا نہ بیان کریں یہ بھی ٹھیک تھا (۴) اور یہ بھی ٹھیک تھا۔ کہ دوسرے وقت حضرت ابوہریرہ رضؓ نے اسے بیان کیا۔ اور امام بخاری نے نقل کیا۔

الہامی کتب میں سے قرآن کریم ہی قطعی اور یقینی طور پر محفوظ ہے

۹؍ ماہ ہجرت مطابق ۹؍ مئی ۱۹۴۶ء

آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے غیر معمولی اسباب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا کے مذاہب میں سے اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دینے پر مجبور ہے۔ اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے ایسا ثابت ہے۔ کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں نوچ کر دے۔ تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے۔

دراصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی حصہ کاٹا گیا ہو۔ تو اس کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ خربوزہ کتنی عام چیز ہے ایک پیسہ کے دو دو بکتے ہیں جو ہم نے بھی دیکھے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایک خربوزہ کا کچھ حصہ چرا لے تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے۔ تو کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پتہ نہ لگے۔ انگور، سردا، انار وغیرہ غرض جس قدر بھی پھل اور ترکاریاں ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی ذرا سا فرق کر دو۔ فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام نازل ہو۔ اور خدا تعالیٰ ایسے سامان نہ کر دیتا کہ کوئی اس میں دست اندازی کرتا تو پتہ نہ لگتا۔

اسی سلسلہ کلام میں حضور نے فرمایا کسی چیز میں تبدیلیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) اتفاقی حوادث سے (۲) جو بالارادہ کی جائے۔ حوادث سے اس طرح کہ ایک لمبی عبارت کا کوئی فقرہ بھول گیا۔ اس بات کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں نہ کافروں میں سے اور نہ مسلمانوں میں سے کوئی مدعی تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو قرآن کریم کا کوئی فقرہ آپ ہی آپ بھول گیا۔ بعد میں دشمنوں نے اس قسم کا اعتراض کئے۔ مگر بعد کی بنائی ہوئی بات خود جھوٹی ہوتی ہے۔ باقی رہی شرارت کہ کوئی حصہ نکال دیا گیا۔ اس کے مدعی شیعہ ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے بعض حصے شرارتاً چھوڑ دئے گئے مگر ان کی حماقت آپ ہی ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ خدا تعالیٰ کی حکمت تھی کہ حضرت علی رضؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابوبکر رضؓ یا حضرت عمر رضؓ یا حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان خلفاء کے زمانہ میں ان کو زندگی دی۔ اور حضرت عثمان رضؓ کے بعد خلافت پر بٹھا دیا۔ بے شک کوئی شیعہ کہتا پھرے۔ کہ حضرت علی رضؓ نے اس وقت بھی قرآن کا وہ حصہ چھپائے رکھا۔ جو ان کے پاس تھا۔ مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ حضرت علی رضؓ جب خود بادشاہ بن گئے تھے۔ تو کیوں انہوں نے قرآن کا وہ حصہ ظاہر نہ کر دیا۔ غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑ سکتا۔ جو معقول طور پر قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق کوئی شبہ پیدا کر سکے۔ پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ موجود تھے۔ اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ پھر ابتداء میں ہی خدا تعالیٰ نے مسلمانوں میں لکھنے کا ملکہ پیدا کر دیا تھا۔ پہلے حضرت ابوبکر رضؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ ٹکڑوں میں لکھا ہوا تھا۔ ایک جلد میں لکھوایا۔ پھر حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ نے حفاظ سے اس کی نظر ثانی کرائی۔ تاکہ لکھنے والوں سے لکھنے میں اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو اصلاح کرا دی جائے۔ حضرت عثمان کا فرض تھا۔ کہ ایسا انتظام کرتے۔ اس کے علاوہ اصل کام قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق ان کا یہ تھا۔ کہ کئی جلدیں لکھا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تاکہ لوگوں میں تلاوت کا جو اختلاف تھا۔ وہ مٹ جائے۔ مختلف علاقوں میں بعض الفاظ مختلف طور پر بولے جاتے ہیں۔ لیکن جب تعلیم پھیل جائے۔ زبان مکمل ہو جائے۔ تو یہ اختلاف مٹ جاتا ہے۔ اس سے اصل الفاظ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ جی چاہتا ہے کہ اختلاف الفاظ کے اسباب پر ایک کتاب منن الرحمٰن کی تکمیل کے طور پر لکھی جائے اور بتایا جائے۔ کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ اس کی حفاظت میں شبہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی تھی۔ کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹائی اور دوسری طرف چلے گئے حالانکہ یہ نہایت قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نعمت کے طور پر ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوئی بھی احمدی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جسے ترجمہ نہ آتا ہو۔ اور وہ چین کی نیند سو سکے۔

اس سلسلے میں حضور نے فرمایا عام طور پر غریب لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور امیر نہیں پڑھتے حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے۔ اسے قرآن کریم زیادہ پڑھنا اور اس پر زیادہ غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے لئے قرآن کریم پڑھنے کا زیادہ موقعہ ہے وہ قرآن نہ

خلفائے راشدین کے زریں ارشادات

اقوال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(۱)

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَمْسٌ ھُنَّ عَلَامَةُ الْمُتَّقِیْنَ اَوَّلُھَا اَنْ لَا یَجْلِسَ اِلَّا مَنْ یُصْلِحَ الدِّیْنَ مَعَہٗ یَغْلِبُ الْفَرْجَ وَاللِّسَانَ اِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ عَظِیْمٌ مِنَ الدُّنْیَا یَرَاہٗ وَبَالًا وَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ قَلِیْلٌ مِنَ الدِّیْنِ اغْتَنَمَ ذَالِكَ وَلَا یَمْلَأُ بَطْنَہٗ مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِنْ اَنْ یُخَالِطَہٗ حَرَامٌ وَیَرَی النَّاسَ کُلَّھُمْ قَدْ نَجَوْا وَیَرَی نَفْسَہٗ قَدْ ھَلَکَتْ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں متقین کی علامت ہیں اول یہ کہ نہ بیٹھے مگر اس کے ساتھ جو اصلاح کرے اسکے ساتھ مل کر اور غالب ہو فرج پر اور زبان پر اور جب پہونچے اس کو دنیا سے کوئی بڑی چیز تو اس کو وبال جانے۔ اور جب ملے اس کو دین سے کوئی تھوڑی چیز اسے غنیمت جانے اور نہ پُر کرے اپنے شکم کو حلال سے اس خوف سے کہ نہ مل جائے اس سے حرام اور دیکھے سب آدمیوں کو نجات یافتہ اور دیکھے اپنے نفس کو ہلاک شدہ۔

(۲)

قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِنَ الْخَوْفِ اَحَدُھَا مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَاْخُذَ مِنْہُ الْاِیْمَانَ وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَکْتُبُوْا عَلَیْہِ مَا یَفْتَضِحُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطَانِ اَنْ یُبْطِلَ عَمَلَہٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَنْ یَاْخُذَہٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَغْتَرَّ بِھَا وَتَشْغَلَہٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَھْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَشْتَغِلَ بِھِمْ فَیَشْغَلُوْنَہٗ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن خوف کے لحاظ سے چھ قسم کا ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو خوف ہوتا ہے۔ کہ لے لیوے اس سے ایمان دوسرے نگہبان فرشتوں کی طرف سے کہ لکھ لیں اس کے متعلق اس چیز کو جو رسوا کرے اس کو قیامت کے دن اور تیسرے شیطان کی طرف سے کہ برباد کردے عمل اس کے۔ چوتھے ملک الموت کیطرف سے کہ نکالے اس کی روح غفلت کی حالت میں ناگہاں پانچویں دنیا کی طرف سے کہ اسے دھوکے میں ڈالے اپنے متعلق اور باز رکھے اس کو آخرت سے۔ چھٹے اہل و عیال کی طرف سے کہ مشغول ہو ساتھ ان کے اور باز رکھیں وہ اس کو اللہ کی یاد سے۔

(۳)

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ عَلَامَاتُ الْعَارِفِیْنَ ثَمَانِیَةُ اَشْیَاءَ قَلْبُہٗ مَعَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَلِسَانُہٗ مَعَ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ وَعَیْنَاہُ مَعَ الْحَیَاءِ وَالْبُکَاءِ وَاِرَادَتُہٗ مَعَ التَّرْكِ وَالرِّضَاءِ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا عارفوں کی نشانیاں آٹھ ہیں۔ کہ دل اس کا ساتھ خوف اور رجاء کے ہو اور زبان اس کی ساتھ حمد و ثنا کے ہو۔ اور آنکھیں اس کی ساتھ شرم و بکا کے ہوں۔ اور ارادہ اس کا ساتھ ترک اور رضا کے ہو

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(۱)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَوْلَا خَمْسُ خِصَالٍ لَصَارَ النَّاسُ کُلُّھُمْ صَالِحِیْنَ اَوَّلُھَا الْقَنَاعَةُ بِالْجَھْلِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا وَالشُّحُّ بِالْفَضْلِ وَالرِّیَاءُ فِی الْعَمَلِ وَالْاِعْجَابُ بِالرَّاْیِ

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر پانچ خصلتیں نہ ہوتیں تو سب لوگ صالحین میں سے ہو جاتے۔ اول قناعت ساتھ جہالت کے دوسری حرص دنیا پر تیسری بخل ساتھ فضل کے چوتھی ریا عمل میں پانچویں عجب کرنا اپنی عقل کے ساتھ۔

(۲)

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلْبُھْتَانُ عَلَی الْبُرَآءِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْحَقُّ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَقَلْبُ الْقَانِعِ اَغْنٰی مِنَ الْبَحْرِ وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ اَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ وَالسُّلْطَانُ الْجَائِرُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ وَالْحَاجَةُ اِلَی اللَّئِیْمِ اَبْرَدُ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ وَالنَّمِیْمَةُ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ۔

ترجمہ: فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔ بہتان اور افترا کرنا لوگوں پر زیادہ گراں ہے آسمان سے اور حق زیادہ کشادہ ہے زمین سے اور قناعت کرنے والے کا دل زیادہ غنی ہے دریا سے اور منافق کا دل زیادہ سخت ہے پتھر سے اور ظالم بادشاہ زیادہ گرم ہے آگ سے۔ اور حاجت لے جانا لئیم کی طرف زیادہ سرد ہے زمہریر سے اور چغلخوری زیادہ تلخ ہے زہر سے

(۳)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا خَیْرَ فِیْ صَلٰوةٍ لَا خُشُوْعَ فِیْھَا وَلَا خَیْرَ فِیْ صَوْمٍ لَا اِمْتِنَاعَ فِیْہِ عَنِ اللَّغْوِ وَلَا خَیْرَ فِیْ قِرَاءَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِیْھَا وَلَا خَیْرَ فِیْ عِلْمٍ لَا وَرَعَ فِیْہِ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَالٍ لَا سَخَاوَةَ فِیْہِ وَلَا خَیْرَ فِیْ اُخُوَّةٍ لَا حِفْظَ فِیْھَا وَلَا خَیْرَ فِیْ نِعْمَةٍ لَا بَقَاءَ لَھَا وَلَا خَیْرَ فِیْ دُعَاءٍ لَا اِخْلَاصَ فِیْہِ۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نماز میں بہتری نہیں جس میں خشوع نہیں اور اس روزے میں بہتری نہیں ہے جس میں لغو اور بیہودہ باتوں سے باز رہنا نہیں اور اس قرأۃ میں بہتری نہیں۔ جس میں تدبر نہیں۔ اور اس علم میں بہتری نہیں۔ جس میں پرہیزگاری نہیں ہے۔ اور اس مال میں بہتری نہیں جس میں سخاوت نہیں اور اس دوستی میں بہتری نہیں۔ جس میں حفاظت نہیں۔ اور اس نعمت میں بہتری نہیں۔ جس کو قرار نہیں۔ اور اس دعا میں بہتری نہیں جس میں اخلاص نہیں۔

خاکسار: محمد احمد ثاقب واقف زندگی از لاہور

فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی
جزاول کی تیاری شروع ہے

نظارت امور عامہ کے بار بار کے اعلانوں کے بعد احباب سے یہ امر مخفی نہ ہوگا۔ کہ پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں بننی شروع ہو چکی ہیں۔ اور جزو اول کی تیاری چند دنوں تک ختم ہو جائیگی۔ اس حصہ میں ان لوگوں کے نام درج ہونگے جنکو مندرجہ ذیل صفات میں سے کوئی ایک صفت حاصل ہو۔ دو ہزار سے زائد مالیت کی جائداد (مکان وغیرہ) کا مالک ہو۔ یا پانچ روپیہ سالانہ معاملہ زمین ادا کرتا ہو۔ یا انکم ٹیکس دیتا ہو۔ یا کم از کم دو روپے سالانہ حیثیتی یا حرفہ ٹیکس دیتا ہو یا ریٹائرڈ پنشنر یا ڈسچارج شدہ فوجی یا پولیس کا ملازم ہو یا ساٹھ روپے سالانہ کرایہ لیتا یا دیتا ہو۔ یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات میں وہاں کی متعلقہ کمیٹیاں تیار کر رہی ہیں۔ اس حصہ میں اندراج نام کے لئے کسی درخواست کے دینے کی ضرورت نہیں۔ حکام کیطرف سے متعلقہ ملازمین کو ہدایت ہے کہ پبلک کی سہولت کے لئے جب کوئی پٹواری یا محرر کسی خاص گاؤں یا وارڈ یا محلہ میں اندراج نام کے لئے جانا چاہے تو دو تین روز پیشتر اس رقبہ کے لوگوں کو اس امر سے مطلع کردے۔ لیکن عموماً ملازمین اس ہدایت کی تعمیل پورے طور پر نہیں کرتے۔ اس لئے ہماری جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ خود اس بات کی تسلی کر لیں۔ کہ انکی جماعت کے تمام ایسے افراد جن کے نام درج ہو گئے ہیں۔ جو قواعد کے مطابق ووٹر بن سکتے ہیں۔ عہدہ داران یہ فرض اس صورت میں ادا کر سکتے ہیں کہ انکے پاس تمام احمدی رائے دہندگان کی فہرست موجود ہو پھر اس فہرست

ایک امریکن کے مشاہدات پولینڈ میں

روس کی ظالمانہ سیاست اور وارسا کی عبرت انگیز تباہی

(۲)

(از جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی مجاہد احمدیت لنڈن)

پولینڈ پر روسی فوج کا قبضہ

سڑکوں پر آمدورفت کا ضبط روسی لڑکیوں کے ہاتھ میں ہے۔ کہیں کہیں پولش وردی نظر آتی ہے۔ لیکن جب تم ایک پول سے پوچھو کیا یہ پولش فوج کے سپاہی ہیں۔ تو وہ جواب دیگا۔ "نہیں جناب پولش فوج تو اطالیہ اور انگلستان میں ہے۔ وہ ابھی واپس نہیں آئی"۔ وردیوں میں ملبوس کمروں پر ٹامی گنیں رکھے اور پستول لگائے بازاروں میں چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔ مارشل رولا زیمرسکی (Rola Zymierski) کی زیر کمان فوج کے اکثر افسر روسی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ خرابی والی بات یہ ہے۔ کہ روسی فوج کے بہت سے حصوں کو پولینڈ میں فارغ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ فارغ شدہ افراد خود بخود پولش شہری بنتے جا رہے ہیں۔ ان میں بہت سے رولا زیمرسکی کی فوج یا مقامی پولیس کی نفری میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح روس کے حامیوں کی ایک بہت بڑی تعداد پیدا کی جا رہی ہے۔ ۹ بجے شب سے کرفیو شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت کے بعد گلیوں میں جو دیکھے جائیں۔ گولی کا نشانہ بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور وارسا میں تم ساری رات گولیاں چلنے کی آواز سن سکتے ہو۔ روسی سپاہ پولینڈ کی کامل مالک ہے۔

روسی خفیہ پولیس

ضبط شہریوں کی رضاکارانہ فوج اور پولیس کے ذریعہ رکھا جاتا ہے۔ لیکن روس کی خفیہ پولیس افراد کو پراسرار طور پر غائب کر دینے کا ذریعہ ہے۔ شناخت نامہ نہ دکھا سکنے پر فوراً NKVD یعنی روسی خفیہ پولیس گرفتار کر لیتی ہے۔

دو مصیبتیں

یہ پول مسلسل دو بڑے ٹکڑوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اول گرفتاری کا ڈر۔ دوئم خوراک کا حصول۔ ان کو ہمارے جنگی مقاصد کے طور پر دو آزادیوں کا اعلان یعنی ڈر سے آزادی اور محتاجی سے آزادی کس قدر مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔

پولینڈ میں حصول خوراک پر دو امر اثر انداز ہیں۔ اول یہ کہ حکومت نے روسی قابض لشکر کی خوراک کے لئے پیداوار کا ۸۰ فی صدی حاصل کر لیا ہے۔ اور دوئم یہ کہ مویشی کثیر تعداد میں پولینڈ سے روس لے گئے ہیں۔

روسیوں کی لوٹ کھسوٹ

ہم نے خود اپنی آنکھوں سے سڑکوں پر سے اور وارسا کی گلیوں میں سے روسی سپاہیوں کو گایوں گھوڑوں اور سؤروں کی لمبی قطاروں کو ہانک کر لے جاتے دیکھا ہے۔ ان سپاہیوں نے ہمیں کہا کہ یہ جرمنی کے مویشی ہیں۔ جن کو روس لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن پولش کسانوں کی جن سے ہم کو بات کرنے کا موقع ملا۔ معلومات مختلف ہیں۔ ان کسانوں کو زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعات کاشت کے لئے دیئے گئے۔ لیکن انہیں خالی ہاتھوں سب کام کرنا ہے۔ کیونکہ گھوڑے اور تمام آلات زراعت ان سے لے لئے گئے ہیں۔ وارسا کے قریب ایک مقام پر جہاں ۱۲۰ ایکڑ کی اسٹیٹ کو ۱۶ خاندانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ ان ۱۶ خاندانوں کی مجموعی ملکیت ایک سؤر ہے۔ اور جب اس قرب وجوار میں روسی آئیں تو انہیں اس کو چھپا لینا پڑتا ہے۔ مال مویشی اور آلات زراعت چھین لینے کے بعد اور اسی فی صدی پر خود حکومت کے قبضہ کر لینے کے بعد جو ۲۰ فیصدی فصل کسانوں کے پاس بچتی ہے۔ بمشکل اس کے گذارہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔

یہ روس کی طرف نقل مکانی زراعت کے سامان اور مال مویشی تک ہی موقوف نہیں بلکہ سارے صنعتی سامان کا ۸۵ فی صدی اور غربی علاقہ میں جو پولینڈ کو دیا گیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ روسی لشکر لے جا رہا ہے۔ یہی بڑی وجہ ہے۔ کہ پول نئے حاصل شدہ علاقہ کو مشرقی علاقہ کے نقصان کا معاوضہ تصور نہیں کرتے۔ ان کے ہولناک نقصان سے اسکی کوئی نسبت ہی نہیں۔ ولنو (Wilno) لوو (Lwow) اور تیل کے کھیتوں کے چھینے جانے سے ہر پولش قلب پر گہرا زخم لگا یا۔ اور تمام سامان سے خالی کر کے علاقے پولوں کے سپرد کرنا ان کے زخم کے اندمال کو مشکل تر بنا دیتا ہے۔ وہ معدنی ذخائر جن کا انہیں سیلیسیا (Silesia) میں وعدہ دیا گیا تھا۔ کیسے حاصل کریں؟ وہ بالٹک کی بندرگاہوں کو کیسے استعمال کریں؟ مشینری کا ہر پرزہ چھین لیا گیا ہے۔ اور اس پر روسیوں کی بدمزاجی کا یہ حال ہے کہ انہیں کہتے ہیں۔ کہ وہ ان علاقوں کو گیارھویں صدی کی صنعتی ترقی کی حالت پر پہنچا دینگے اس طرح نقصان کے ساتھ گالی کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

ایندھن کا قحط

پولینڈ میں خوراک اور کپڑوں کی قلت کے ساتھ ذرائع آمدورفت کے ٹوٹ جانے کے باعث ایندھن کا بھی قحط ہے۔ ریلوں پر چلنے والی کاریں یا تباہ ہو چکی ہیں۔ یا دیہات سے ہٹائی گئی ہیں۔ اور سڑک اور پل ابھی تک دوبارہ تعمیر ہی نہیں ہوئے۔ پولینڈ میں صرف ریل کی ایک ہی لائن جاری ہے۔ اور یہ از وارسا تا ماسکو ہے۔ یہ واقعہ گہرے معانی رکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں پولینڈ کی سیاسی حالت کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

سیاسی حالت

ہر پول جس طرح خوراک ایندھن اور کپڑے کی حاجت رکھتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ وہ آزادی کا خواہاں ہے۔ پولینڈ کے لوگوں کی ہمت ابھی قائم ہے۔ ایک عام آدمی موت سے ترساں نہیں ہے۔ اور موجودہ سیاسی نظام کے ماتحت زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر پولینڈ میں بغیر ٹکڑوں کے قبل از وقت تیار کرنے کے اور بغیر گرفتاریوں اور جلاوطنیوں کے ایک غیر جانبدارانہ آزاد اور بغیر کسی دباؤ کے انتخاب ہو۔ تو پول موجودہ حکومت کو ختم کر دیں تاہم اگر موجودہ صورت قائم رہی۔ تو جلد ہی پولینڈ روس کا ایک صوبہ بن جائے گا جس میں روسی پولیس کی حکومت ہوگی۔ گو روسی پولش عیسائیوں کو کمیونسٹ نہیں بنائے گا۔ اور خدا ترس پولوں میں روسی اثر اور اصول نہیں داخل کر سکے گا۔ تمام پولوں کو ایسی چیز کی ضرورت ہے۔ کہ جس کے گرد جمع ہو سکیں۔ اور جسے اپنی امیدوں کا مرجع بنا سکیں۔۔۔۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے۔ وہ خوراک سے زیادہ اپنی آزادی کے طلبگار ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم مدافعت میں ان کی امداد کریں۔ اور انجام کار انہیں روس کی ہولناک پکڑ سے نجات دلا دیں۔

پول کھلے طور پر اپنے تفکرات اور اپنی تباہی کا ذکر نہیں کرتے وہ ایک دوسرے کے کان میں کہتے ہیں۔ اور اپنے مسائل پر کھلی بحث نہیں کرتے پبلک میٹنگوں کا اہتمام کمیونسٹ کرتے ہیں۔ اور باوجودیکہ متعدد اخبارات ہیں۔ ان میں کوئی آزاد بحث و تمحیص نہیں ہوتی۔ سخت سنسرشپ قائم ہے۔ اور وزارت اطلاعات سرکاری اعلانات اشاعت کے لئے بھجواتی ہے۔ اور طباعت کے بارہ میں ہدایات جاری کرتی ہے۔ مجھے افسوس سے یہ امر بھی بیان کرنا ہے۔ کہ تمام انگریزوں اور امریکنوں کے موافق خبریں چھوڑنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

تعلیم پر پابندیاں

پولینڈ میں اسی طرح کی گرفت تعلیم پر ہے۔ پرائمری مدارس۔ ہائی سکول اور یونیورسٹیاں پھر کھل رہی ہیں۔ اور بظاہر وہ سب اقدام میں آزاد معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن بیروت روس اور سیکا موراسکی [illegible] کی حکومت نظام تعلیم اور تمام تعلیمی اداروں کی رکنیت پر کنٹرول رکھتی ہے۔ اپنی حکومت کہیں بھی نہیں ہے۔ نہ دیہات میں اور نہ چھوٹے شہروں میں۔ تمام افسروں کی تقرری گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر افسر مقرر ہونے والے کو گورنمنٹ سے اور روس سے وفاداری کی حلف لینی پڑتی ہے۔ روس کے خلاف کوئی بات کرنا گرفتاری کو دعوت دینا ہے۔ اور سٹالن کے خلاف نکلا ہوا تو شاید ایک لفظ بھی مہلک ثابت ہو۔۔۔۔

تمام پول جتنی جلدی ممکن ہو موجودہ حالات کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور روسی لشکر سے نجات چاہتے ہیں۔ وہ روسی خفیہ پولیس سے نجات چاہتے ہیں۔ وہ اس حکومت سے نجات چاہتے ہیں جو سویٹ سنگینوں کی مدد سے حاصل ہوئی ہے اور وہ آزادی اور خود مختاری کو پھر حاصل کرنے کے لئے مدد چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ اور ساری دنیا ان مواثیق کو جو ان کو دیئے گئے ہیں پورا کرے وہ [illegible]

مولوی شمس الدین صاحب مبلغ منکرین خلافت لاہور کے کھلے خط کا جواب

از حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

آپ نے اپنے اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء میں خاکسار کے نام ایک کھلا خط شائع کرایا ہے۔ جس میں خاکسار کے چیلنج کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ "بائیس ہزار کا انعام تو مولوی صاحب کو دیجئے مگر میں دو ہزار کے انعام کا ذکر کرتا ہوں جو میرے لئے پیش کیا گیا ہے" اس کے متعلق پہلے تو میں آپ کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ آپ کے لئے جو دو ہزار روپیہ انعام تھا وہ اب پانچ ہزار کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ ماہ میں جب مولوی محمد علی صاحب سکندر آباد تشریف لائے تو خاکسار نے ان کے نام ایک کھلا خط شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ آپ کے یہ عقائد ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مجدد ہیں۔ مسیح موعود ہیں۔ مہدی ہیں مگر نبی نہیں ہیں۔ اور ان کے انکار یا تکذیب سے کوئی شخص خارج اسلام یا جہنمی نہیں ہو سکتا۔ اور یہی عقائد حضرت مرزا صاحب کے تھے۔ جب ایسی بات ہے تو آپ ایک خاص جلسہ میں یہی عقائد حلفاً بیان فرمائیں آپ کو اسی وقت پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اور اس حلف کے نتیجہ میں آپ پر ایک سال کے درمیان موت وارد نہ ہوئی تو مزید پچاس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور جو صاحب آپ کو اس حلف کے لئے آمادہ کریں گے ان کو بھی اسی جلسہ میں پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ یہ کیسا اچھا موقعہ تھا ہم سب یہاں موجود تھے اس لئے کئی لوگوں نے ان کو حلف کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے سب کو ٹال دیا۔ اور خالی ہاتھ واپس لاہور چلے گئے۔

(نوٹ۔ یہ شائع شدہ کھلا خط سکندر آباد سے آپ کو فوراً روانہ کیا جائے گا انشاء اللہ)

اب آپ اس کام کے لئے میدان میں نکلے ہیں تو بہت اچھی بات ہے کوشش کیجئے پانچ ہزار روپیہ آپ کے لئے تیار ہے۔

ہاں نبوت کے متعلق آپ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ظلی۔ بروزی و مجازی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ابتداء میں حضرت مرزا صاحب کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے جب کبھی وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی کا خطاب پاتے تو آپ اس کی تاویل فرماتے۔ اور اپنے آپ کو ظلی و بروزی و مجازی نبی قرار دیتے جس طرح کہ ابتداء میں آپ نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود کا خطاب پایا تھا تو اس کی بھی آپ تاویل فرماتے کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں مسیح زندہ ہیں وہ آسمان سے تشریف لائیں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہیں میں تو صرف مثیل مسیح ہوں۔ اور میرے جیسے اسلام میں دس ہزار مسیح ہو سکتے ہیں۔ مگر بعد میں جب خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ پر بارش کی طرح وحی و الہام ہونے لگے کہ تو ہی مسیح موعود ہے اور نبی بھی ہے۔ تو آپ نے مسیحیت اور نبوت کے دعووں کے متعلق تاویل کرنی ترک کر دی اور صاف طور سے اپنے آپ کو مسیح موعود اور نبی قرار دینے لگ گئے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "خدا تعالےٰ اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے جس شخص کو خدا تعالےٰ بصیرت عطا کریگا اور وہ مجھے پہچانے گا کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ اور اپنا دوسرا بازو قرار دیا ہے"

(نزول المسیح صفحہ ۴۸، ۴۹)

(۲) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(۳) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(۵) "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (حضرت مسیح موعود کا آخری اعلان مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۶) "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اسی کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷)

(۷) "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی تھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(۸) "اللہ تعالےٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آ جائیں۔ اور اس مطلب کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کر دوں" (تقریر احمدی اور غیر احمدی میں فرق)

(۹) "بہر حال جبکہ خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

(خط بنام ڈاکٹر عبد الحکیم)

(۱۰) "خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"

(اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲۵)

جناب مولوی صاحب! دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے صاف الفاظ میں اپنے آپ کو نبی اور رسول قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے منکرین کو خارج از اسلام اور جہنمی ٹھہراتے ہیں۔ پھر بھی آپ لوگ دنیا میں یہ ظاہر کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے نبی و رسول ہرگز نہ تھے۔ اور ان کا انکار کرنے والے اور تکذیب کرنے والے ہرگز خارج از اسلام اور جہنمی نہیں ہو سکتے۔ یہ آپ کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا عقائد کے بالکل خلاف ہیں۔ پھر بھی آپ لوگ وہی اپنے غلط عقائد کی اشاعت میں دن رات لگے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی صحیح راہ میں روکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ کچھ تو خدا تعالےٰ کا خوف کریں آخر ایک دن مرنا ہے اور اس کو جواب دینا ہے۔

خاکسار عبداللہ الہ دین

امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد

نوٹ۔ اس خط کی ایک نقل جناب ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو بذریعہ رجسٹری روانہ کی گئی ہے تا وہ اپنے اخبار میں شائع کریں یہ

تحریک جدید کا تبلیغی جہاد اور ۳۱ مئی

فرمایا۔ "یاد رکھو! ہمارے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے اسلام کے اعلاء اور خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا ہے" اس مقصد کے پیش نظر آپ نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لیا۔ اور اپنے امام مقدس کے حضور دفتر اول کے بارھویں سال یا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ پیش فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ حسنہ یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنا عطیہ ابتدائے سال میں ہی عطا فرمایا۔ مگر اب اس سال کی ششماہی اول ۳۱ مئی کو ختم ہو رہی ہے کیا آپ جبکہ آپ واقفین تحریک جدید کہ

ضروری تصحیح

بنگال ہومیو فارمیسی کا جو اشتہار ۳ مئی میں شائع ہوا ہے اس میں بواسیر کی دوائی حفسم کی قیمت ۲/۹/ کی بجائے ۱/۹/ درج ہوگئی ہے۔ احباب درست کر لیں۔ ع ۱۰۶ میں بواسیر کی دوائی کا جو اشتہار ہے۔ اس میں غلطی سے دن کا پتہ درج نہیں۔ اور احباب اس کی بھی تصحیح کر لیں۔ (مینیجر)

اعلان نکاح

میرے بھتیجے چوہدری نذیر احمد بی۔ ایس سی ولد چوہدری رحمت خان بی۔ اے بی۔ ٹی کا نکاح ایک ہزار مہر پر حمیدہ بیگم بنت چوہدری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی آئی سکولز جہلم کے ساتھ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے ۲۰ اپریل ۴۶ء کو مسجد نور میں پڑھا۔ احباب خیر و برکت کیلئے دعا فرمائیں:-

(غلام رسول عفا اللہ عنہ قادیان دارالامان)

(بقیہ صفحہ ۲)

ڑھنے کی وجہ سے قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور زیادہ گنہگار رہوگا۔

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل تھے یا مغل حضور نے فرمایا ہمارے اسلاف میں سے حاجی برلاس نام کے بزرگ خاندانی جھگڑے کیوجہ سے فارس میں آ بسے تھے۔ اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل تھے۔ کیونکہ آپکا خاندان دو سو سال کے قریب فارس میں رہا اور چونکہ آپ کا خاندان مغل تھا۔ اس لئے آپ مغل تھے۔ اور چونکہ آپ کے آباؤ اجداد پنجاب میں آ بسے اس لئے آپ پنجابی بھی تھے۔

ایک صاحب نے یہ روایت بیان کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات کے قریب ایک تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسی خبریں مل رہی ہیں۔ کہ میری وفات کا زمانہ قریب ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی حالت ایسی ہے۔ جیسے پانچ، چھ ماہ کا بچہ ہو اور اسکی ماں فوت ہو جائے

حضور نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی سمجھتے تھے۔ مگر عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے کا وقت آگیا ہے۔ ایسے وقت میں اگر دودھ چھڑا دیا جائے اچھی طرح پرورش نہیں پاسکتا۔ اور اس کے قوے طاقت نہیں حاصل کر سکتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی ہی کرتی گئی۔ فتنے اٹھے مگر ناکام رہے یہی پیغامی جو میرے خلیفہ ہونے پر کہتے تھے۔ کہ یہ ناتجربہ کار بچہ ہے۔ اب جو چاہیں گے کریں گے۔ وہ دیکھیں کہ آج میری اسی شام کی مجلس میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں۔ اتنے ان کے سالانہ جلسے میں بھی نہیں ہوتے۔ بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بڑی غیرت رکھتا ہے۔ نبی کے مقابلے میں بھی غیرت دکھاتا ہے۔ کہ جماعت میں نے قائم کی ہے۔ اور میں ہی اسے ترقی دے سکتا ہوں۔ نبی کا بھی اس میں دخل نہیں۔

(خاکسار غلام نبی)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۸ رمئی - گول میز کانفرنس کا جو اجلاس آج ہونے والا تھا اُسے کل تین بجے شام تک ملتوی کر دیا گیا ہے - اسی سلسلے میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بحث و تمحیص سے چند نئے مسائل پر غور و خوض کرنے کے لئے کانفرنس کا اجلاس ملتوی کیا گیا ہے -

شملہ ۸ رمئی - آج وزارتی مشن نے کانگرس اور مسلم لیگ کے سامنے ایک نئی سکیم پیش کی ہے اس سکیم پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگی لیڈر مسلسل چھ گھنٹے تبادلہ خیالات کرتے رہے - آج مسٹر جناح نے وزیر ہند کو ایک خط کے ذریعہ اپنے عندیہ سے آگاہ کر دیا ہے - کانگرس نے بھی مشن کو اپنے ردعمل سے مطلع کر دیا ہے - پنڈت نہرو مولانا آزاد اور سردار پٹیل آج وائسرائے سے بھی ملے -

شملہ ۸ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان مجھوتہ کرانے کے لئے وزارتی مشن کا نیا فارمولا ان دو اصولوں پر مبنی ہے - اول متحدہ مرکز اور اس کے اختیارات کے متعلق کانگرس کے نظریہ کو ملحوظ خاطر کیا جائے دوم - جہاں تک صوبوں کا تعلق ہے اس سلسلہ میں مسلم لیگ کے مطالبہ کو پیش نظر رکھا جائے - وزارتی مشن کا خیال ہے کہ اس فارمولا کے بعد لیگ اور کانگرس میں کوئی اختلاف نہیں رہ جاتا -

شملہ ۸ رمئی - اگرچہ وزارتی مشن بالکل خاموش ہے تاہم آج یہ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ مرکز میں یکم جون تک نئی عارضی گورنمنٹ بن جائیگی - آئندہ آئین بنانے کا سوال تین چار ماہ تک معرض التوا میں رکھا جائے گا -

کابل ۸ رمئی - سردار محمد ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان نے خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دیدیا ہے جو اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان نے منظور کر لیا ہے - اب کمانڈر انچیف سردار شاہ محمود خاں کو نئی وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی گئی ہے جو انہوں نے منظور کر لی ہے -

لنڈن ۸ رمئی - حکومت برطانیہ نے مصر سے اپنی فوجیں مکمل طور پر نکالنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر آج پارلیمنٹ میں تحریک التوا پیش ہوئی اور گرما گرم بحث ہوئی - مسٹر چرچل نے لیبر پارٹی پر یہ الزام لگایا کہ وہ سلطنت کو تباہ کرنے کا کام کر رہی ہے - ساٹھ سال کی محنت اور عرق ریزی سے برطانیہ نے سلطنت کی جو عمارت تعمیر کی تھی اسے اب برباد کیا جارہا ہے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے یہ فیصلہ اس شبہ کو ختم کرنے کے لئے کیا ہے کہ ہم مصر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں - جہانتک نہر سویز کی حفاظت کا تعلق ہے مصر کے ساتھ دوستانہ تعلقات سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے - آخر اپوزیشن پارٹی کی تحریک التوا ۱۵۸ اور ۳۲۷ ووٹوں کے فرق سے گر گئی -

لنڈن ۸ رمئی - کل مسٹر چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کبھی بھی متحد نہیں رہا آجکل بھی جو مصنوعی اتحاد وہاں پایا جاتا ہے وہ ڈیڑھ سو سالہ برطانوی حکومت کی راہنمائی کا نتیجہ ہے - جو لوگ ہندوستان چھوڑ جاؤ - اور فلسطین خالی کر دو کے نعرے لگاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کے کتنے تباہ کن نتائج نکلیں گے -

لاہور ۸ رمئی - پنجاب کی کولیشن پارٹی کے تینوں عناصر میں ایک دوسرے کے خلاف بد ظنی پیدا ہو گئی ہے - کانگرس کو شکایت ہے کہ ملک خضر حیات خاں کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - اکالی پارٹی کانگرس کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کر رہی ہے - یونینسٹ ممبر بھی مطمئن نظر نہیں آتے - عین ممکن ہے کہ کولیشن پارٹی جلد ٹوٹ جائے -

بٹالہ ۸ رمئی - ضلع گورداسپور کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں کے قریباً ایک ہزار ٹیچروں نے ۱۵ رمئی سے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ تنخواہ اور الاؤنس کے متعلق ان کے مطالبات منظور نہیں کئے گئے -

واشنگٹن ۸ رمئی انداذہ لگایا گیا ہے کہ جب سے امریکہ آزاد ہوا ہے اس نے جتنی جنگوں میں حصہ لیا ہے ان کے اخراجات اب تک چار کھرب چودہ ارب ڈالر ہیں - یہ رقم امریکہ کی موجودہ دولت سے بھی زیادہ ہے -

نئی دہلی ۸ رمئی - وزارتی مشن کی ناکامی کی صورت میں متوقع گڑبڑ کا مقابلہ کرنے کیلئے گورنمنٹ وسیع پیمانے پر تیاری کر رہی ہے - اس سلسلے میں برطانیہ سے مزید برٹش فوج کو بھی بلایا جارہا ہے - پولیس بھی کافی بڑھائی جارہی ہے اور اسے مشین گنوں سلیح کاروں وغیرہ نئے ہتھیاروں سے مسلح کیا جارہا ہے نیز اشک آور گیس کی تربیت بھی انہیں دی جارہی ہے -

کراچی ۸ رمئی - ۱۰ ہزار ٹن آسٹریلین گندم کا ایک اور جہاز ۱۳ رمئی کو کراچی پہنچ جائیگا - یہ گندم فی الفور کمی والے صوبوں میں بھیجدی جائیگی -

شملہ ۸ رمئی - گلوب ایجنسی کا نامہ نگار گول میز کانفرنس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے - کہ شملہ میں اس وقت ایک ایسے کمرے کی فضا ہے - جس میں مریض نازک حالت میں پڑا ہے - اور صرف ڈاکٹر یعنی وزارتی مشن ہی جانتا ہے کہ اس کا کیا بنے گا - خیال ہے - کہ نوابزادہ لیاقت علی خاں سردار پٹیل اور سٹر سٹیفورڈ کرپس سے مل کر کوئی اہم اعلان تیار کر رہے ہیں -

نیویارک ۸ رمئی آج اتحادی ممالک کی اسمبلی کے روسی نمائندہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ روس کسی ایک ملک یا ملکوں کے گروپ کو دنیا کے دوسرے ممالک پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی ہرگز اجازت نہیں دے گا - اگر ایسی کوشش کی گئی تو جابر ملکوں کا وہی حشر ہو گا - جو جرمنی کا ہوا ہے - روس امن کی حفاظت کرتے ہوئے اُن اشخاص کا پردہ بدستور چاک کرتا رہے گا - جو جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں -

نیویارک ۸ رمئی ایک عورت کی آنکھوں سے ایک اندھے لڑکے کو بینائی دینے کا ایک کامیاب تجربہ کیا گیا ہے - کہا جاتا ہے کہ ایک عورت نے مرتے وقت یہ وصیت کی - کہ اس کی آنکھیں کسی اندھے کی بینائی درست کرنے پر لگائی جائیں - چنانچہ اس کے مرنے کے بعد دو گھنٹے کے اندر اندر اس کی آنکھیں نکال لی گئیں جو بعد میں ایک آٹھ سالہ اندھے بچے کی آنکھوں میں ڈالی گئیں - جس سے وہ دیکھنے لگ پڑا ہے -

شملہ ۸ رمئی - یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار کو تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے - کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مشن نے ۱۳ رمئی تک واپس دہلی جانے کا پروگرام مرتب کر لیا ہے -

شملہ ۸ رمئی - پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر آج شملہ میں کھل گئے ہیں - یہ دفاتر ۴ رمئی کو لاہور میں بند ہوئے تھے

لاہور ۸ رمئی سونا ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰۱
چاندی ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۷۲ پونڈ ۔۔ ۶۶

امرتسر ۸ رمئی سونا ۸۔۴ ۔۱۰ چاندی
۔۔ ۰ ۔۔ ۱۷۲ پونڈ ۔۔ ۶۶

پونا ۸ رمئی - مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی وفات کے سلسلہ میں جو ماتمی جلوس نکلا - اس میں باہمی تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۲۰ اشخاص مجروح ہو گئے آخر مسلح پولیس کی آمد پر امن و امان قائم ہوا -

پیرس ۸ رمئی - کاٹنگ میں مکئی کے ایک کارخانہ کو آگ لگ گئی - جس سے ۵ کروڑ فرانک کا نقصان ہوا - یورپ میں اناج کی قلت کے اعتبار سے یہ آگ بہت مضرت رساں ثابت ہوئی ہے - فرانس کے لئے یہ نقصان بہت زیادہ مہلک ہے -

لنڈن ۸ رمئی - آج ایران گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے - کہ روس نے سارے ایران سے اپنی فوجیں نکال لی ہیں -

لاہور ۸ رمئی - باخبر حلقوں میں اس بات کا چرچا ہے - کہ احراری لیڈر حبیب الرحمٰن لدھیانوی - سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شیخ حسام الدین عنقریب کانگرس میں شامل ہو رہے ہیں

یروشلم ۸ رمئی - فلسطین کی عرب کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے - کہ ہندوستان افغانستان اور پاپائے روم کے پاس وفود بھیجے جائیں -